رسالت

(از جناب مولانا احمد اللہ صاحب شیخ الحدیث رحمانیہ)

بقیہ پیشنگوئیاں | سیدنا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہزارہا پیشین گوئیاں ہیں جنکا کامل احاطہ سخت مشکل ہے صرف بقدر کفایت مزید درنقل کی جاتی ہیں قرآن کے ذریعے سے آپ کو اللہ پاک نے آگاہ کیا تھا کہ یہ مکہ کے مشرک اے نبی علیہ السلام جو تمہارے مقابلہ میں لڑنے آئے ہیں عنقریب شکست کھا کر بھاگ جائینگے وہی ہوا جو بذریعہ وحی الہی آپ کو خبر دی گئی سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ سورہ قمر ۲۷ پارہ۔

قصہ اس طرح ہے کہ ہجرۃ کے دوسرے سال مشرکین مکہ مدینہ پر ایک ہزار لشکر لیکر کے آئے مسلمان فقط تین سو تیرہ آدمی تھے مشرکین سے مسلمانوں کی یہ پہلی لڑائی تھی یہود بھی خفیہ طور پر ان کے مددگار تھے۔ صحابہ رسول اللہ میں ایک قسم کی گھبراہٹ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گر پڑے اللہ پاک سے دعائیں کر رہے تھے یہانتک کہ آپ نے اللہ کے حضور میں گریہ وزاری کرتے ہوئے فرمایا۔ اے اللہ اگر تو چاہتا ہے کہ تیری عبادت زمین پر نہ کیجاوے تو یہ تھوڑی سی جماعت ہے مسلمانوں کی ان کو تہہ تیغ کرادے) اسی وقت آیت مذکورہ آسمان سے نازل ہوئی۔ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ

رات کے وقت آپنے فرمایا تھا فلاں کافر کی لاش فلاں جگہ اور فلاں کی فلاں جگہ پڑی ہوگی جسطرح آپ نے فرمایا فرمایا تھا۔ ایک کافر اسی جگہ مردہ پایا گیا ایک انچہ بھی اسجگہ سے نہیں ہٹا۔ (صحیح بخاری صحیح مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابتدا زمانہ میں دو سلطنتیں بہت بڑی تھیں روم۔ اور فارس یعنی کسریٰ وقیصر دونوں میں سخت جنگ ہوئی۔ کسریٰ کو قیصر روم پر فتحیابی ہوئی۔ مسلمانوں کو اس سے ایک قسم کا رنج ہوا۔ اور مشرکین مکہ کو خوشی ہوئی۔ اسلئے کہ روم کا بادشاہ اہل کتاب میں سے تھا۔ انسے مناسبت مسلمانوں کی تھی اور کسریٰ آتش پرست تھا مکہ والے بھی بت پرست تھے اسلئے مکہ والوں کو مناسبت کسریٰ سے تھی۔ اللہ پاک نے سورہ روم کو نازل فرمایا۔ الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي بِضْعِ سِنِينَ + قبل ہجرۃ یہ سورۃ نازل ہوئی بعد ہجرۃ جب مدینہ میں آئے قیصر روم کو بادشاہ کسریٰ پر فتح ہوئی اور کسریٰ کو مار بھگایا۔ بادشاہ روم شکست پانے کے تقریباً سات برس بعد فتحیاب ہوا مسلمانوں کو دو خوشی ہوئی ایک تو قیصر روم کے فتح پر اور دوسری مسلمانوں کو مشرکین مکہ پر فتحیابی ہوئی بہت سا مال غنیمت حاصل ہوا ستر آدمی بڑے بڑے سردار مشرکین مکہ کے مارے گئے۔ اور ستر آدمی کافروں کے قید ہوئے فدیہ لیکر چھوڑے گئے فرمایا اللہ پاک نے وَاِذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین انہا لکم الآیۃ اور جسوقت وعدہ کیا تھا اللہ پاک نے تمہارے لئے اے مسلمانوں دو گروہ میں سے ایک تمہارے لئے ہے آخر کار مسلمانوں کو کفار کے لشکر پر فتحیابی حاصل ہوئی۔ اور کفار ومشرکین دین ودنیا دونوں میں ذلیل وخوار ہوئے۔ قرآنی آیت سے جو پیشین گوئی تھی ہو بہو صادق آئی۔ صدق اللہ ورسولہ۔

امیہ بن خلف کے متعلق آپ نے پیشین گوئی کی تھی کہ قتل کیا جائے گا ایسا ہی ہوا بدر کی لڑائی میں مارا گیا (صحیح بخاری)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت سے پہلے بیت اللہ میں نماز پڑھ رہے تھے مشرکین مکہ ابوجہل وغیرہ ایک جانب بیٹھے ہوئے تھے آپس میں مشورہ کرکے اونٹ کی اوجھڑی آپ کی پیٹھ پر نماز کی حالت میں ڈالدی حضرت فاطمہؓ آئیں اور اس اوجھڑی کو آپ کی پیٹھ پر سے پھینکدیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوئے آپ نے بددعا کی اے اللہ پکڑ عمرو بن ہشام یعنی ابوجہل، عتبہ بن ربیعہ۔ شیبہ بن ربیعہ۔ ولید بن عقبہ۔ امیہ بن خلف۔ عقبہ بن معیط۔ اور عمارہ بن ولید کو (ہر ایک کو ہلاک کردے) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے خود دیکھا یہ ساتوں کے ساتوں بدر کی لڑائی میں مارے گئے اور گھسیٹ کر کنوئیں میں ان کی لاشیں ڈالدی گئیں اور اللہ پاک کی لعنت ان پر واقع ہوئی (صحیح بخاری)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے اور قریب الوفات ہوگئے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف لائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ سے سرگوشی کی اور فرمایا وَلَا اُرٰنِی اِلَّا قَدْ حَضَرَ اَجَلِی حضرت فاطمہ نہیں گمان کرتا اپنے متعلق مگر میری موت آگئی۔ حضرت فاطمہ روئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ادھر آؤ اور پھر) فرمایا اِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِي لُحُوْقًا بِي وَنِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ میرے اہل بیت تو جلد مجھ سے ملنے والی ہے اور میں تیرے لئے بہتر پیش خیمہ ہوں اور تو سیدۃ نساء المؤمنین ہے۔ تمام عورتوں مومنین کی تو سردار ہے (یعنی جنت میں) (صحیح مسلم)۔
یہ بشارت آپ کی حضرت سیدہ کے متعلق صادق آئی آپ کے انتقال کے چھ ماہ کے بعد تقریباً انتقال فرماگئیں رضی اللہ عنہا
ابوہریرہ صحابی فرماتے ہیں میری ماں مشرکہ تھی میں نے اسلام کیطرف ایک دن بلایا کہ اے ماں مسلمان ہوجا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کچھ ایسی بات کہنے لگی جسکو میں نے مکروہ جانا (یعنی کچھ سب و شتم) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روتا ہوا آیا کہ یا رسول اللہ میں نے اپنی ماں کو مسلمان ہونے کیلئے کہا لیکن اسنے کچھ مکروہ باتیں آپ کے متعلق کہہ سنائیں۔ آپ اسکے لئے دعا کیجئے کہ اللہ پاک اسکو مسلمان کردے آپ نے فرمایا۔ اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ + اے اللہ ہدایت دے ابوہریرہ کی ماں کو۔ کہتے ہیں میں خوش خرم رسول اللہ کے پاس سے نکلکر آیا میں اپنے مکان کے دروازہ پر پہنچا۔ دروازہ بند دیکھا میرے آنے کی آواز اسنے سنی۔ کہا اے ابوہریرہ اپنی جگہ ٹھہرجا۔ میں نے پانی گرنے کی آواز سنی۔ میری ماں نے غسل کیا کرتہ پہنکر اوڑھنی اوڑھکر دروازہ کو کھولا پھر کہا اے ابوہریرہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ اے اللہ میں گواہی دیتی ہوں کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد بندہ ہیں اللہ کے اور اس کے رسول ہیں۔ ابوہریرہ کہتے ہیں میں خوشباش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور میں نے کہا یا رسول اللہ اللہ نے آپ کی دعا قبول کرلی میری ماں کو اللہ نے ہدایت دیدی۔ آپ نے اللہ کی تعریف اور خوبی بیان کی اور کلم بہتر فرمایا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے دعا کیجئے کہ اللہ پاک مجھکو اور میری ماں کو اپنے بندوں مومنین کا محبوب بنادیوے اور انکی محبت ہم لوگوں کو عنایت فرماوے آپ نے دعا کی کہ اے اللہ ابوہریرہ کی اور اسکی ماں کی محبت مومنوں کے (دلوں میں) ڈالدے اور مومنوں کی محبت انکو دے۔ ابوہریرہ کہتے ہیں نہیں کوئی مومن کہ مجھکو سنتا یا دیکھتا ہے مگر میرے ساتھ محبت رکھتا ہے (صحیح مسلم)
بہت صحیح ہے کہ ابوہریرہ ہر ایک مومن کے دل میں محبوب ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول ہوئی۔ صدق رسولہ۔

مشرکین مکہ جو رسول اللہ کے ساتھ بھی رشتہ رکھتے تھے۔ ابوطالب جو آپ کے چچا تھے اور آپ پر بڑے مہربان تھے ان کے پاس آئے ابوجہل وغیرہ نے آپ کی طرح طرح کی شکایت کی۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے ابوجہل روکنے کا ارادہ رکھتا تھا ابوطالب بیمار تھے آپ سے کہا اے بھتیجے کیا چاہتے ہو اپنی قوم سے آپنے فرمایا میں ایک کلمہ کے اقرار تسلیم کر لینے کو چاہتا ہوں سارے عرب انکے تابعدار ہو جائینگے (اس کلمہ کی برکت سے) اور عجمی یعنی عرب کے سوا جو قومیں ہیں انکو خراج وٹیکس ادا کرینگے۔ کہا ایک کلمہ آپ نے فرمایا ایک ہی کلمہ ہے۔ اے میرے چچا تم لوگ کہو لا الہ الا اللہ قوم کے لوگ بگڑ گئے اور کہا ہم سے یہ نہیں ہوگا۔ ہم نے اپنے باپ دادا سے کبھی یہ نہ سنا (ترمذی)

یہ پیشین گوئی آپ کی صادق آئی جب مکہ مدینہ اور کل عرب کے لوگ مسلمان ہوگئے فارس مصر ملک شام عراق یورپ روم ہند ہر ایک مسلمانوں کو جزیہ خراج دیتے تھے اور ٹیکس کی وصول ہوتی تھی اسکو کہہ ومہ ہر شخص جانتا ہے مخالفین اسلام کو بھی اسکا اقرار ہے۔

حیوانات اور بیجان چیزوں اور مردوں کا آپ کے سامنے ہم کلام ہونا

عبداللہ بن مسعود صحابی فرماتے ہیں پانی کی قلت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھوڑا سا پانی لاؤ۔ ایک برتن میں قدرے قلیل پانی دیا گیا۔ آپ نے برتن میں پانی رکھا مثل چشمہ کے پانی آپ کی انگلیوں سے جاری ہو رہا تھا۔ آپ نے فرمایا آؤ پانی برکت والا ہے یہ برکت اللہ کی طرف سے ہے (ایک جماعت کثیر تین سو یا اس سے زائد پیکر آسودہ ہوگئے) کھانا لایا گیا لوگ کھا رہے تھے اس کھانے سے ہم لوگ سبحان اللہ سبحان اللہ تسبیحات کی آواز سن رہے تھے (صحیح بخاری)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک چرواہا بکری چرا رہا تھا بھیڑیئے نے حملہ کیا اور ایک بکری لیکر بھاگا۔ چرواہے نے اس سے چھین لیا۔ بھیڑیئے نے بلند آواز سے کہا کہ ان بکریوں کا کون نگراں ہوگا جسوقت یہ (بستی ویران ہو جائیگی) میرے سوا اس کا کوئی نگرانی کرنیوالا نہ ہوگا۔

ایک آدمی بیل پر سوار ہو کر ہانک رہا تھا بیل نے اسکی طرف پھر کر دیکھا۔ اور کہا میں سواری کیلئے نہیں پیدا ہوا۔ میں کھیتی کیلئے پیدا ہوا ہوں صحابہ کرام نے کہا سبحان اللہ بھیڑیا اور بیل بات کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا اسپر میں ایمان لایا اور ابوبکر و عمر ایمان لائے (صحیح بخاری)

عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں ایک دیہاتی آپ کے سامنے آیا آپنے فرمایا تو کہاں کا ارادہ رکھتا ہے۔ کہا میں اپنے اہل وعیال میں جانا چاہتا ہوں۔ آپنے فرمایا اس سے بہتر تو چاہتا ہے۔ کہا وہ کیا ہے آپ نے فرمایا گواہی دے تو کہ اللہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اسکے سوا اور کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں۔ اور محمد اللہ کے بندہ اور رسول ہیں۔ کہا اسپر اور کون گواہی دیتا ہے فرمایا آپ نے یہ درخت ببول کا آپ نے اس درخت کو اشارہ کیا زمین کو پھاڑتا ہوا آپ کے سامنے آکھڑا ہوا۔ اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تین مرتبہ گواہی دی۔ پھر درخت اپنی جگہ پر جاکر قائم ہوگیا۔ دیہاتی ایمان لایا کہا میں اپنی قوم میں جاتا ہوں اگر میری قوم پیروی کریگی تو ان کے ساتھ آؤنگا ورنہ میں خود واپس آجاؤنگا اور آپ کے پاس ٹھہرونگا۔ (دارمی)